

باطل فرقوں سے آگاہی

اسلاف

کا طریقہ و معمول

ادارہ دافتن



باطل فرقوں اور گمراہ کن
تنظیموں سے آگاہ کرنا سنت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باطل فرقوں سے آگاہی

اسلاف

کا طریقہ و معمول

ادارہ دافتن



بسم اللہ الرحمن الرحیم

باطل فرقوں اور گمراہ کن تنظیموں
سے آگاہ کرنا سنت رسول

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کا معمول

بعض سادہ لوح افراد کا یہ ماننا کہ ہم ظالموں کا اعتبار کرنے کے پابند ہیں، اور ہمیں ہر کلمہ گو کے ساتھ اچھا گمان رکھنا چاہیے، کیونکہ ہر کسی کے پاس کچھ نہ کچھ خیر رہتا ہے، لہذا ہم کسی کے تعلق سے کسی کو چوکنا نہ کریں۔

شریعت کی رو سے یقیناً ہم ظالموں کے پابند ہیں، اور اہل علم کسی بھی باطل فرقہ اور گمراہ کن تنظیم کی ظالمی سرگرمیوں کی بنا پر ہی ان سے چوکنا کرتے ہیں، کیونکہ منحرف افکار اور غلط طریقہ کار اختیار کرنے والوں سے چوکنا کرنا اہل سنت کا اصول اور رسول اللہ اور صحابہ و تابعین کا معمول رہا ہے، جیسا کہ گزشتہ آرٹیکلز میں ہم یہ بات واضح کرچکے ہیں، علاوہ ازیں رسول اللہ نے متشابہ آیات کے پیچھے لگے رہنے والوں سے امت کو چوکنا کیا

(صحیح البخاری: 4547)

اور بالخصوص خوارج کے متعلق فرمایا کہ جو اہل ایمان تمہیں یہ ملیں تم ان کا قتل کرو کیونکہ ان کے قاتل کے لیے روز قیامت اجر عظیم ہے۔

(صحیح البخاری: 5057)

اور نبی کا فرمان ہے کہ اگر یہ مجھ سے مل جائیں تو میں انہیں قوم عاد کی طرح قتل کروں گا۔

(صحیح البخاری: 7432)

ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مشرکین سے جنگ کرنے سے زیادہ خوارج سے جنگ کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: 37886)

امام ابن ہبیر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس کی حکمت یہ ہے کہ خوارج سے جنگ کرنے میں اسلام کے اصل

سرمايے کی حفاظت سے، اور مشرکین سے جنگ کرنے میں نفع حاصل کرنا سے، اور اصل سرمايے کی حفاظت نفع حاصل کرنے سے زيادہ ضروری ہے

(فتح الباری لابن حجر: 37886)

اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے معاذ عدویہ نے حائضہ کی نمازوں کی قضا کے متعلق سوال کیا تو ام المومنین نے انہیں خوارج سے چوکنا کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا تم حروریہ (خارجی) ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ میں حروریہ نہیں ہوں، لیکن (معلومات حاصل کرنے کے لیے) سوال کر رہی ہوں

(صحیح مسلم : ح 69)

معاذ عدویہ کے جواب سے پتہ چلتا ہے کہ گمراہ افکار و افراد سے عوام کو بھی واقف رہنا چاہیے جیسا کہ وہ ان سے واقف تھی اسی لیے کہا کہ میں حروریہ (خارجی) نہیں ہوں، اور اگر وہ خوارج سے واقف نہ ہوتی تو ان کا جواب اس طرح نہ ہوتا بلکہ سوال یہ ہوتا کہ حروری کون ہے؟

مزید پتہ چلا کہ عوام کبھی طاہرت و نماز کے مسائل سے ناواقف رہ سکتی ہے، لیکن غلط نظریات کے حاملین سے انہیں واقفیت ضرور رہنی چاہیے

جہاں رسول اللہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے گمراہوں سے چوکنا کیا وہیں حذیفہ رضی اللہ عنہ جیسے صحابہ کرام بھی خود اپنے طور پر شر سے بچنے کی فکر کرتے اور رسول اللہ سے شر کے متعلق سوالات کیا کرتے تھے

(صحیح البخاری: ح 3606)

وہب بن منبہ رحمہ اللہ اپنے کمنسن سادہ لوح شاگردوں سے فرماتے کہ تم خوارج سے ہوشیار رہنا کہ وہ تمہیں اپنی گمراہ سوچ و افکار میں پھنسا لیں کیوں کہ وہ اس امت کے لیے شر ہیں

(سیر اعلام النبلاء، الطبقة الثانية، وہب بن منبہ: ج 4، ص 553)

امام آجری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قدیم و جدید زمانہ کے اہل علم میں کوئی اختلاف نہیں کہ خوارج نمازی ، روزہ دار ، اور بڑے عبادت گزار ہونے کے باوجود بہت بری قوم ہیں ، جو اللہ اور اس کے رسول کے نافرمان ہیں ، ان کی یہ ساری عبادتیں ان کے لیے کار آمد نہیں ، وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا اظہار کرتے ہیں اور یہ بھی ان کے لیے مفید نہیں کیوں کہ یہ ایسی قوم ہیں جو اپنی خواہشات کی بنا پر قرآن کی تاویل کرتے ہیں ، اور مسلمانوں کو دھوکے دیتے ہیں اس سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نہ میں چوکتا کیا نبی نہ میں آگاہ کیا خلفائے راشدین نہ ان سے ہوشیار کیا اور دیگر صحابہ و تابعین نہ بھی ان کے خلاف شعور بیدار کیا اس لیے کہ یہ اور ان کے پیروان جاس و ار جاس (نجس و ناپاک) ہیں ، جو حاکموں کے خلاف بغاوت کرتے ہیں اور مسلمانوں کے قتل کو حلال سمجھتے ہیں

(الشریعہ ، باب ذم الخوارج، ج1، ص325)

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ خوارج یہود و نصاریٰ سے زیادہ مسلمانوں کے لیے شر ہیں کیونکہ وہ اس مسلمان کے قتل کے درپے رہتے ہیں جو ان کا موافق نہ ہو ، مسلمانوں کی جان و مال اور ان کی اولاد کو حلال سمجھتے ہیں اور انہیں کافر قرار دیتے ہیں بلکہ ان کی بڑی جہالت اور گمراہ کن بدعت کی وجہ سے انہی کاموں کو دین سمجھتے ہیں

(منہاج السنہ النبویۃ الفصل السادس ، ج10، ص248)

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خوارج اگر طاقتور ہو جائیں تو عراق و کوفہ ، شام ، ساری زمین میں فساد مچادیں ، نہ کسی چھوٹے بچے کو چھوڑیں اور نہ ہی کسی بچی کو ، نہ ہی کسی مرد کو بخشیں نہ ہی کسی عورت کو کیونکہ ان کے نزدیک لوگ اس قدر بگڑچکے ہیں کہ ان تمام کو قتل کرنا ہی ان کے سدھار کا واحد راستہ ہے

(البدایہ والنہایہ ج10، ص584)

امام ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ خوارج کی
ابتدا عراق سے ہوئی

(فتح الباری ، المقدمہ)

تعجب کی بات ہے کہ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے
ساری دنیا میں خوارج کے شروفساد کے لیے عراق اور
شام کا نام لیا ، بالکل اسی طرح امام ابن حجر
رحمہ اللہ نے بھی خوارج کی ابتدا عراق سے ہی
بتلائی اور آپ دیکھ لیں کہ موجودہ دور کے خوارج
یعنی تنظیم داعش عراق سے ہی نکلی

آپ دیکھ لیجئے کہ نبی سے لیکر عصر حاضر کے تمام
علماء تک، ہر عالم نے گمراہ فرقوں اور باطل فرقوں
سے آگاہ کرنا امت مسلمہ کے نوجوانوں کیلئے ضروری
سمجھا کیونکہ وہ اس بات کو جانتے تھے کہ امت
مسلمہ کے نوجوان جذباتی ہونے کی وجہ سے ان گمراہ
تنظیموں کا بہت جلد شکار بن جاتے ہیں اسی لئے
انہوں نے ہر دور میں اپنی ذمہ داری بخوبی نبھاتے
ہوئے امت مسلمہ کو ان خارجی تنظیموں سے آگاہ کیا
تو ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ان تنظیموں کی سازش
کو بھانپتے ہوئے اور اسلاف کے نقش قدم پر عمل پیرا
ہوتے ہوئے اپنے احباب کو ان خارجی فکر کی تنظیموں
کی سازشوں سے بروقت آگاہ کریں تاکہ ہمارے احباب
نیکی کے جذبہ میں ان تنظیموں کی فکر کا شکار نہ
ہو جائیں اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو

والسلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ



علامہ یوسف القرضاوی ، اخوان المسلمون اور قطر

مصری نژاد یوسف عبداللہ القرضاوی قطر کی شہریت بھی رکھتے ہیں ان کا شمار قطر کی انتہائی طاقتور شخصیات میں ہوتا ہے تاکہ قطری عمال حکومت علامہ القرضاوی کی بات کو حرف آخر قرار دیتے ہیں اور کسی کو ان کے حکم سے سرتابی کی اجازت نہ دیتی۔

علامہ یوسف القرضاوی کو دہشت گردی کی فہرست میں شامل کرنے کے لیے ماضی میں بھی کوشش کی جاتی رہی ہے مگر قطر نے ہر گام پر علامہ القرضاوی کا نہ صرف دفاع کیا بلکہ ان کا نام دہشت گرد تنظیموں کی فہرست میں شامل ہونے سے روکنے کے لیے تمام ممکن اقدامات کیے۔

حال ہی میں سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحرین اور مصر نے ایک مشترکہ بیان میں یوسف القرضاوی کو دہشت گرد عناصر کی فہرست میں شامل کرتے ہوئے ان

کی حوالگی کا مطالبہ کیا

●●○○ EE WiFiCall

22:49

100%

القائمة الكاملة

الأفراد:

1. خليفة محمد تركي السبيعي - قطري
2. عبدالمك محمد يوسف عبدالسلام - أردني
3. أشرف محمد يوسف عثمان عبدالسلام - أردني
4. إبراهيم عيسى الحجبي محمد الباكر - قطري
5. عبدالعزيز بن خليفة العطية - قطري
6. سالم حسن خليفة راشد الكواري - قطري
7. عبدالله غانم مسلم الخوار - قطري
8. سعد بن سعد محمد الكعبي - قطري
9. عبداللطيف بن عبدالله الكواري - قطري
10. محمد سعيد بن حلوان السقطري - قطري
11. عبدالرحمن بن عمير النعيمي - قطري
12. عبدالوهاب محمد عبدالرحمن الحميقاني - يمني
13. خليفة بن محمد الربان - قطري
14. عبدالله بن خالد آل ثاني - قطري
15. عبدالرحيم أحمد الحرام - قطري
16. حجاج بن فهد حجاج محمد العجمي - كويتي
17. مبارك محمد العجي - قطري
18. جابر بن ناصر المري - قطري
19. يوسف عبدالله القرضاوي - مصري
20. محمد جاسم السليطي - قطري
21. علي بن عبدالله السويدي - قطري
22. هاشم صالح عبدالله العوضي - قطري
23. علي محمد محمد الصلابي - ليبي
24. عبدالحكيم بلحاج - ليبي
25. المهدي حاراتي - ليبي
26. إسماعيل محمد محمد الصلابي - ليبي
27. الصادق عبدالرحمن علي الغرياني - ليبي
28. حمد عبدالله الفطيس المري - قطري
29. محمد أحمد شوقي الإسلامبولي - مصري
30. طارق عبدالموجود إبراهيم الزمر - مصري
31. محمد عبدالمقصود محمد عفيفي - مصري
32. محمد الصغير عبدالرحيم محمد - مصري
33. وجدي عبدالحميد محمد غنيم - مصري
34. حسن أحمد حسن محمد الدقي الهوتي - إماراتي
35. حاكم عبيسان الحميدي المطيري - سعودي/كويتي
36. عبدالله محمد سليمان المحيسني - سعودي
37. حازم عبدالرحمن محمد - سعودي

27. الصادق عبدالرحمن علي الغرياني - ليبي
28. حمد عبدالله الفطيس المري - قطري
29. محمد أحمد شوقي الإسلامبولي - مصري
30. طارق عبدالموجود إبراهيم الزمر - مصري
31. محمد عبدالمقصود محمد عفيفي - مصري
32. محمد الصغير عبدالرحيم محمد - مصري
33. وجدي عبدالحميد محمد غنيم - مصري
34. حسن أحمد حسن محمد الدقي الهوتي - إماراتي
35. حاكم عبيسان الحميدي المطيري - سعودي/كويتي
36. عبدالله محمد سليمان المحيسني - سعودي
37. حامد عبدالله أحمد العلي - كويتي
38. أيمن أحمد عبدالغني حسنين - مصري
39. عاصم عبدالماجد محمد ماضي - مصري
40. يحيى عقيل سلمان عقيل - مصري
41. محمد حمادة السيد إبراهيم - مصري
42. عبدالرحمن محمد شكري عبدالرحمن - مصري
43. حسين محمد رضا إبراهيم يوسف - مصري
44. أحمد عبدالحافظ محمود عبدالهدى - مصري
45. مسلم فؤاد طرفان - مصري
46. أيمن محمود صادق رفعت - مصري
47. محمد سعد عبدالنعيم أحمد - مصري
48. محمد سعد عبدالمطلب عبده الرازقي - مصري
49. أحمد فؤاد أحمد جاد بلتاجي - مصري
50. أحمد رجب رجب سليمان - مصري
51. كريم محمد محمد عبدالعزيز - مصري
52. علي زكي محمد علي - مصري
53. ناجي إبراهيم العزولي - مصري
54. شحاتة فتحي حافظ محمد سليمان - مصري
55. محمد محرم فهمي أبو زيد - مصري
56. عمرو عبدالناصر عبدالحق عبدالباري - مصري
57. علي حسن إبراهيم عبدالظاهر - مصري
58. مرتضى مجيد السندي - بحريني
59. أحمد الحسن الدعسكي - بحريني

مجموعہ اضداد شخصیت ہے۔ ان کی زندگی کے تمام مراحل فکری تغیرات پر مبنی ہیں۔ چونکہ ان کے پاس قطر کی شہریت ہے اس لیے ان کی رائے سے اختلاف کو سرکار کی رائے سے انحراف سمجھا جاتا ہے۔ العربیہ علامہ یوسف القرضاوی کی زندگی اور ان کی قدم قدم پر نظریات میں ہونے والی تبدیلیوں پر روشنی ڈالنے والی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یوسف القرضاوی قطر کی مجبوری کیوں ہے؟

بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ یوسف القرضاوی مصر کے سابق مرد آبن جمال عبدالناصر کے دور میں مصر کی ایک جیل میں بھی قید رہے۔ ان پر تشدد بھی کیا گیا۔ ان پر اخوان المسلمون سے تعلق اور صدر عبدالناصر کے قتل کے لیے ہونے والے مختلف حملوں میں ملوث ہونے کا الزام عاید کیا گیا۔

علامہ القرضاوی مصر میں اپنے آبائی علاقہ صفت میں مذہبی مبلغ اور نکاح خوان بھی رہے مگر انہوں نے افکار تبدیل کرتے ہوئے اخوان المسلمون کی نظریات اختیار کیے۔ اپنے علمی اثر و رسوخ کی بناء پر انہوں نے جامعہ الازھر میں اصول دین کے شعبہ سے بھی وابستگی اختیار کی اور اس خفیہ گروپ کا حصہ بھی بنے جو مصر میں حکومت کا تختہ الٹنے کے لیے تشکیل دیا گیا۔

مصر کے ایک سابق سیکورٹی آفیسر نے علامہ یوسف القرضاوی کے بارے میں 'العربیہ' ایٹ نیٹ' کو تفصیلات بتائیں کہ مصر کے سابق صدر جمال عبدالناصر اور ان کے انٹیلی جنس ادارے اخوان المسلمون کو توڑنے کے لیے خلاف توقع اقدامات کیے۔ اس وقت اخوان المسلمون کے اکابرین انتہا پسندانہ نظریات کو تیزی کے ساتھ ریاست کے خلاف استعمال کر رہے تھے۔ اخوان نے اہم شخصیات پر قاتلانہ حملوں کے لیے ایک خفیہ سیل عبدالرحمان السندي نامی شخص کی قیادت میں تشکیل دے رکھا تھا۔ ملک بھر میں ہونے والی ٹارگٹ کلنگ کارروائیوں میں اس گروپ کا گہرا ہاتھ تھا۔

عبدالرحمان السندي کو مختلف طريقو ۾ سہ جمال عبدالناصر نہ قابو کرنہ کی کوشش کی ۾ بالآخر وہ اسہ اپنی گرفت ميہ لانہ ميہ کامياب رہے اس وقت اخون المسلمون کی قيادت جماعت کے بانی حسن البنا کے پاس تھی جمال عبدالناصر نہ السندي کو نہ سويز ميہ شل کمپنی ميہ تعينات کیا اور اسہ ایک گھر اور گاڑی بھی دی ۾ اس کے بدلہ ميہ السندي نہ اخوان قيادت کے بارہ ميہ تمام راز اگل دیے ۾

علامہ يوسف القرضاوي کو مصر ميہ اپنہ افکار کے فروغ ميہ مشکلات پيش آئيں تو انہو نہ قطر کو اپنہ ليہ ایک بہترين فورم سمجھا انہو نہ قطر ہی ميہ اقامت اختيار کی اور وہاں پر درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا ۾ حتیٰ کے انہو نہ اپنہ مصری پاسپورٹ کی تجديد کے ليہ وطن واپس آنا بھی گوارا نہ کیا القرضاوي نہ یہ بہانہ بنایا کے چونکہ وہ جمال عبدالناصر کے مخالفين ميہ شامل ہیں ۾ اس ليہ اگر وہ واپس جاتے ہیں تو انہيں حراست ميہ لیا جائے گا اور انہيں دوبارہ جیلو ميہ تشدد کا نشانہ بنایا جائے گا ۾

سنہ 1995ء ميہ علامہ القرضاوي قطر کے حکمران خاندان کی ردلعزیز شخصیت بن گئے ۾ انہو نہ قطری حکومت کے دفاع ميہ فتاويٰ دینا شروع کیے اور ہر اس تنظيم کا دفاع شروع کیا جس کا کسی نا کسی شکل ميہ تعلق اخوان المسلمون کے ساتھ تھا ۾

جون 1995ء کو قطری ولی عد الشیخ حمد بن خلیفہ نہ اپنہ والد کا تختہ الٹ کر اقتدار پر قبضہ کر لیا ۾ اقتدار کی اس غير قانونی تبدیلی ميہ بھی علامہ القرضاوي کا ہاتھ بتایا جاتا ہے ۾ انہو نہ فتویٰ صادر کیا کے اپنہ والد کا تختہ الٹنے کی اسلام ميہ اجازت ہے ۾ شہزادہ حمد نہ اپنہ والد کا تختہ الٹ اقتدار پر قبضہ کا فیصلہ ملک و قوم کے مفاد ميہ کیا ہے ۾ ان کا اقدام قطری عوام اور مسلم امہ کی امنگوں کے عين مطابق ہے اور وہ ایک عرصہ سے اس انقلاب کا مطالبہ کر رہے تھے ۾

یہ فتویٰ انہوں نے سابق امیر کے خلاف انتقام کے طور پر جاری کیا کیونکہ وہ القرضاوی کو ملک سے نکال باہر کرنے کے بارے میں سوچ رہے تھے۔

الشیخ خلیفہ بن حمد کے دور میں مصری دانشور اور صحافی رجاء النقاش کو اس وقت کے قطر کے سب سے بڑے اخبار 'الدوحہ' کا چیف ایڈیٹر مقرر کیا گیا۔ علامہ القرضاوی النقاش کے افکار و نظریات کے خلاف تھے اور اندر ہی اندر ان کے بارے میں بغض بھی رکھتے تھے۔ انہوں نے فکری اختلاف کی بناء پر رجاء النقاش کی تکفیر کا فتویٰ صادر کیا۔ ان کے اس فتوے سے ملک میں ایک نئی مذہبی کشمکش کا خدشہ پیدا ہو گیا اور امیر مملکت کو بھی القرضاوی کی سرگرمیوں سے خطرات لاحق ہو گئے۔ تھے یہی وجہ ہے کہ وہ انہیں ملک سے نکالنے پر غور کر رہے تھے۔ قریب تھا کہ ان کی قطری شہریت منسوخ کردی جاتی مگر القرضاوی کے مقربین نے بیچ بچاؤ کر کے انہیں بچالیا۔

القرضاوی کو امیر قطر کے اقدامات پر غصہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب امیر قطر کے بیٹے نے باپ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تو انہوں نے آئینی امیر قطر کے بجائے اس کے بیٹے کے انقلاب کی حمایت کی۔

'الجزیرہ' ٹی وی کے قیام کے بعد ٹی وی چینل نے امیر قطر کی ہدایت پر القرضاوی کے لیے خصوصی پروگرام شروع کیا۔ ٹی وی شو نے القرضاوی کی قطر میں مزید مذہبی دھاک بٹھا دی۔ وہ اپنی مادر جماعت اخوان المسلمون کے لیے اپنے قطری حامیوں کی مدد سے فنڈز اکٹھا کرتے اور اخوان المسلمون کو فراہم کرتے رہے۔

القرضاوی نے قطر میں اپنے علمی مقام و مرتبہ سے فائدے اٹھاتے ہوئے اپنے فکری افکار کو مختلف دیگر چینل سے وسعت دینے کی کوشش کی۔ سوشل میڈیا اور ویڈیو شیئرنگ ویب سائٹ یوٹیوب کی مدد سے اپنے پرتشدد نظریات پھیلائے۔ ان تمام مقاصد کے لیے انہیں قطری حکومت کی طرف سے فری دیا گیا۔

امیر قطر کے شامی رجیم اور لبنانی حزب اللہ کے ساتھ گئے مراسم قائم ہوئے تو ان کے پیچھے بھی علامہ القرضاوی کے فتاویٰ کے اثرات تھے علامہ القرضاوی بشارالاسد اور حزب اللہ کو عرب دنیا کے خلاف مغربی سازشوں کے سامنے مزاحمت کی علامت قرار دیتے

علامہ یوسف القرضاوی نے عراق پر یلغار کرنے والی امریکی فوج اور افغانستان میں غیرملکی افواج کے خلاف لڑنے کے جواز پر مبنی فتوے جاری کیے انہوں نے سوئے ان کی تقسیم روکنے کے لیے بھی فتویٰ دیا کیونکہ قطر شمالی اور جنوبی سوئے ان میں علاحدگی کے ریفرنڈم کا حامی نہیں تھا

تیونس میں جب تک زین العابدین بن علی اقتدار پر فائز رہے تو وہ القرضاوی کے لیے قابل احترام تھے جب ان کا تختہ الٹ دیا گیا تو القرضاوی نے انہیں غبی قرار دیا

چونکہ قطر مصر میں حسنی مبارک کی حکومت کے خلاف خروج [بغاوت] کا حامی تھا یہی وجہ ہے کہ علامہ القرضاوی نے مصر میں حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے میں مذہبی جواز پر مبنی فتویٰ صادر کیا

مصر میں جب حسنی مبارک کا تختہ الٹ کر اخوان المسلمون کی حکومت قائم ہوئی تو اس کے خلاف بغاوت کو حرام قرار دیا کیونکہ اخوان المسلمون کی حکومت کو قطری حکومت کی حمایت حاصل تھی

ایک ٹی وی انٹرویو میں یوسف القرضاوی نے بتایا کہ جب مصر میں محمد مرسی ملک کے صدر بنے تو ایک موقع پر مرسی تقریر کرے تھے اور اخوان کے ارکان ان کی تقریر پر کافی پرجوش تھے جب کہ ان کے وزیر دفاع [موجودہ صدر] عبدالفتاح السیسی اور وزیر داخلہ صدر مرسی کی تقریر پر قدرے خاموش تھے مجھے اسی وقت اندازہ ہو گیا تھا کہ وزیر دفاع اور وزیر داخلہ مرسی کے ساتھ نہیں ہیں

لیبیا میں کرنل معمر قذافی کے خلاف علم بغاوت بلند

ہوا تو یوسف القرضاوی نے القذافی کے قتل کے حق میں فتویٰ دیا۔ بنگازی کی نیشنل انقلابی کونسل کے شعبہ اطلاعات کے انچارج مصطفیٰ غریانی نے اعتراف کیا کہ قطر قذافی سے لڑنے کے لیے انہیں اسلحہ دینے کے لیے تیار تھا۔

سنہ 2022ء کے فٹ بال ورلڈ کپ کی میزبانی کے لیے جب قطر کا اعلان کیا گیا تو اس پر بعض ممالک کی طرف سے اعتراض کیا گیا۔ القرضاوی نے اس اعتراض کو بھی مسترد کر دیا اور قطر میں فٹ بال ورلڈ کپ کی حمایت میں فتویٰ جاری کر کے ریاستی موقف کو مضبوط کیا۔

الغرض، علامہ یوسف القرضاوی نے قدم قدم پر قطر اپنے مذہبی افکار کو قطر کی ریاستی پالیسی کے دفاع کے لیے استعمال کیا۔ یہی وجہ ہے کہ قطر نے انہیں آج تک دہشت گردی کی فہرست میں شامل ہونے سے روکنے کے لیے تمام تر کوششیں بروئے کار لانے میں کوئی کسر نہ کی۔ چھوڑی اپنی ویب سائٹ پر القرضاوی نے اعتراف کیا کہ اگر امیر قطر الشیخ حمد بن خلیفہ نے ہوتے تو امریکی ان کا نام بھی دہشت گردوں کی فہرست میں شامل کر لیتے۔

بشکریہ العربیہ